سماجی انصاف اور حاشیہ بند لوگ

یونٹ چار

اساتذہ کے لیے نوٹ

مساوات ایک قدر بھی ہے اور حق بھی۔ 'سماجی اور سیاسی زندگی' کتاب کی سیریز میں ہم نے مساوات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ان تین سالوں میں ہم نے مساوات کے نظریے کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ ہم نے اصولی مساوات اور عملی مساوات کے درمیان فرق کو سمجھا ہے اور معیاری عملی مساوات کو قائم کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ ساتویں جماعت کی کتاب میں 'کانتا کی کہانی' اسی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔ ہم اس نتیجے پر بھی پہنچے کہ مساوات کے ہر پہلو کو سمجھنے کے لیے یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ ہمیں عدم مساوات کا احساس اور اس کا تجربہ کس طرح ہوتا ہے اور لوگ عدم مساوات کا برتاؤ کن صورتوں میں کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم نے چھٹی اور ساتویں جماعت کی کتابوں میں بیان کیے ہوئے ڈاکٹر امبیڈکر اور اوم پرکاش والمیکی کے بچپن کے واقعات سے اونچ نیچ کی تفریق اور عدم مساوات میں پائے جانے والے تعلق کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ عورتوں کی تعلیم کے معاملے میں ہم نے دیکھا کہ وسائل حاصل کرنے کی خواہش اور کوشش کرنے پر عدم مساوات کی ضرب کس طرح پڑتی ہے اور کیا اثر ہوتا ہے۔ راش سندری دیوی اور رقیہ بیگم کی تحریریں عدم مساوات کی دیوار توڑنے اور دشواریوں پر قابو پانے کے لیے خواتین کی جدوجہد کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ہم نے ہر معاملے میں دستور میں درج کیے ہوئے بنیادی حقوق کا ذکر کیا ہے تاکہ مساوات اور انسانی وقار کی اہمیت بنیادی حقوق کے ذریعے نمایاں کی جائے اور ہندوستان کا جمہوری عمل جاری رہے۔

اس یونٹ میں ان رجحانات پر توجہ مبذول کرائی گئی ہے جو عدم مساوات کے زیر اثر مختلف گروہوں اور طبقوں کو قومی دھارے سے الگ کرنے اور حاشیہ پر رکھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس بحث میں تین گروہوں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے: آدی واسی، مسلمان اور دلت۔ ان تین گروہوں کا انتخاب اس لیے کیا گیا ہے کہ ان میں سے ہر گروہ کو کنارے (حاشیہ) پر رکھنے کی وجوہات الگ ہیں۔ ان گروہوں کو حاشیہ بند رکھنے کے رجحان اور رویہ کا احساس اور تجربہ مختلف طریقوں سے ہوتا ہے۔ اس یونٹ کی تدریس میں یہ مقصد پیش نظر رہنا چاہیے کہ طلبا کو حاشیے پر پہنچانے والی سرگرمیوں اور عمل کا احساس و ادراک ہو جائے اور وہ احاشیہ بند گروہوں کی شناخت کر سکیں اور ان سے ہمدردی کے جذبہ کا اظہار بھی کر سکیں۔ اساتذہ خود اپنے علاقے کے ایسے گروہوں کی شناخت کرنے میں طلبا کی مدد کر سکتے ہیں جن کو نظر انداز کیا گیا یا الگ رکھا گیا ہے۔ ساتویں باب میں ہم آدی واسیوں اور مسلمانوں کے تجربات کا مشاہدہ کریں گے۔ آٹھواں باب ان طریقوں پر بحث کرتا ہے جن کے ذریعے حکومت نے اور خود ان گروہوں نے اپنی جدوجہد سے حاشیہ بندی کے رجحان کی طرف توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی ہے۔ حکومت اپنا یہ کام قانون سازی کے ذریعے اور ایسی پالیسیوں اور اسکیموں یا منصوبوں کو عمل میں لا کر انجام دیتی ہے جن سے ان گروہوں کو فائدہ پہنچے۔

ہم نے اس یونٹ میں درسی نقطۂ نظر ظاہر کرنے کے لیے مختلف قسم کے تدریسی وسائل استعمال کیے ہیں، مثلاً اعداد و شمار، نظمیں، واقعات کی ترتیب اور سانحات وغیرہ۔ آدی واسیوں کی حاشیہ بندی کے عمل کو واقعات کی ترتیب کے ساتھ بحث کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ دلتوں سے متعلق مقدمے کا مطالعہ درج فہرست ذات و قبیلوں سے متعلق قانون کی اہمیت کو زیر بحث لاتا ہے اور ان طریقوں کی نشاندہی کرتا ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کا آئین بنیادی حقوق کی حفاظت کا ضامن ہے۔ مسلمانوں کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لیے ہم نے مختلف ذرائع سے اعداد و شمار جمع کیے ہیں جن کا کلاس روم میں تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ سماجی علوم اور زبان کی درسی کتابوں سے پیدا ہونے والی تفریق کو مٹانے کے لیے گیت اور نظمیں استعمال کی گئی ہیں اور اس حقیقت کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ عوام کی زندگی میں تفریق وجود نہیں رکھتی۔ یوں بھی انصاف کی جدوجہد میں بہترین نظمیں اور گیت منظر عام پر آئے ہیں لیکن درسی کتب میں عموماً انھیں شامل نہیں کیا جاتا۔

اس باب میں کئی ایسے مسائل شامل کیے گئے ہیں جن پر کلاس روم میں گرما گرم بحث ہو سکتی ہے۔ بچے ان مسائل سے واقف ہیں۔ ان پر باشعور طریقے سے گفتگو اور بحث ہونی چاہیے۔ اساتذہ ایسی بحث منعقد کرانے اور نگرانی کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور یہ احتیاط کر سکتے ہیں کہ دوران بحث کسی بچے یا ان کے کسی گروہ کے ساتھ نہ تو امتیاز برتا جائے، نہ مضحکہ اڑایا جائے اور نہ ہی اسے بحث سے الگ رکھا جائے۔

© NCERT not to be republished

باب 7

حاشیہ بندی کا تعارف

سماجی حاشیہ بندی کا کیا مطلب ہے؟

حاشیہ پر رہنے کا مطلب ہے اہمیت یا اختیار کی جگہ سے الگ رہنا یا مرکزی مقام سے دور ہونے پر مجبور ہونا۔ اس بات کا یا اس رویہ کا بعض لوگوں کو کلاس روم یا کھیل کے میدان میں تجربہ ہوا ہوگا۔ اگر آپ کلاس کے اکثر لوگوں سے کچھ الگ ہیں مثلاً آپ کا موسیقی یا فلم کا ذوق دوسروں سے الگ ہے، اگر آپ کا گفتگو کا لہجہ آپ کو دوسروں سے الگ کر دیتا ہے، اگر آپ اپنی کلاس کے زیادہ تر بچوں کی طرح نہیں ہیں یعنی اگر موسیقی یا فلموں میں آپ کی دلچسپی مختلف طرح کی ہے، اگر آپ کے بات چیت کرنے کا طریقہ دوسروں سے مختلف ہے، اگر آپ کم گو ہیں، اگر آپ ہم جماعت طلبا کے ساتھ پسندیدہ کھیل نہیں کھیلتے، اگر آپ کا لباس اوروں سے الگ ہے تو اس کے امکانات ہیں کہ آپ اپنے ساتھیوں میں حقیر سمجھے جانے لگیں۔ اس لیے آپ کبھی کبھی محسوس کریں گے کہ آپ ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ گویا کہ آپ جو کچھ محسوس کرتے ہیں، یا سوچتے ہیں، یا عمل کرتے ہیں یا تو درست نہیں ہے یا دوسروں کے لیے قابلِ قبول نہیں ہے۔

کلاس روم ہی کی طرح سماجی ماحول میں بھی مختلف گروہ یا فرقے باہر رکھے جانے کے تجربے سے گزرتے ہوں گے۔ ان کا حاشیہ میں رہنے کا عمل، ان کے الگ زبان بولنے، الگ رسوم کی پابندی کرنے یا اکثریت سے الگ مذہب کا ہونے کی بنیاد پر بھی ہوسکتا ہے۔ وہ اس لیے بھی خود کو الگ تھلگ محسوس کرتے ہوں گے کہ وہ غریب ہیں یا ان کا سماجی درجہ کم تر یا ادنیٰ ہے اور اس طرح وہ دوسروں کے مقابلے میں کم تر انسان ہیں۔ کبھی کبھی ایسے الگ تھلگ گروہوں کو دشمنی یا خوف کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ اختلاف اور علاحدگی کا یہ احساس ایسی برادریوں کو اس پستی تک پہنچا دیتا ہے جہاں وسائل اور مواقع تک ان کی رسائی نہیں ہو پاتی اور وہ اپنا حق تسلیم کرانے کی حیثیت میں نہیں رہ پاتے۔ وہ خود کو سماج کے ان لوگوں کے مقابلے میں کمزور اور محروم سمجھتے ہیں جو زیادہ قوی اور غالب ہیں، جن کے پاس زمینیں ہیں، دولت ہے، جو زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور سیاسی اعتبار سے زیادہ طاقتور ہیں۔ اس طرح حاشیہ بندی ایک ہی معاملے میں کبھی نہیں ہوتی بلکہ معاشی، سماجی، ثقافتی اور سیاسی عوامل ایک ساتھ کسی سماجی گروہ کو حاشیہ بندی کا احساس دلاتے ہیں۔

اس باب میں آپ دو فرقوں کے بارے میں پڑھیں گے جن کو آج ہندوستان میں سماجی طور سے حاشیہ پر مانا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

آدی واسی اور حاشیہ بندی

دہلی میں ایک آدی واسی خاندان

سوما اور ہیلن اپنے دادا کے ساتھ ٹیلی ویژن پر یوم جمہوریہ کی پریڈ دیکھ رہی ہیں۔

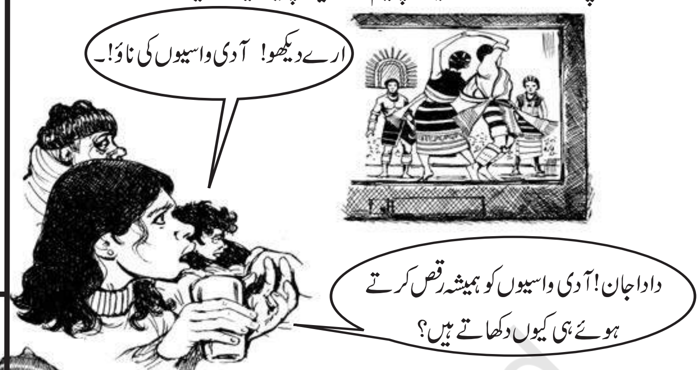

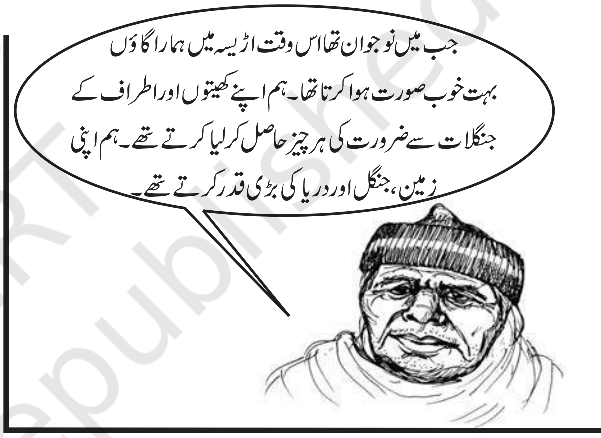

اچانک ہمیں یہ بتایا گیا کہ یہ جنگل ہمارے نہیں ہیں۔ محکمۂ جنگلات کے افسران اور ٹھیکیداروں نے اس کا بڑا حصہ کاٹ کر صاف کر ڈالا۔ اگر ہم احتجاج کرتے تو وہ ہمیں مارتے تھے۔ ہمیں عدالتوں میں گھسیٹا جاتا تھا۔ جہاں ہم نہ وکیل کر سکتے تھے اور نہ اپنا مقدمہ ہی لڑ سکتے تھے۔

ہم میں سے بہت سارے لوگوں کو مجبور کیا گیا کہ اپنے مکان چھوڑ دیں اور نزدیکی قصبوں میں کوئی عارضی کام تلاش کریں۔

پھر کمپنی والے آئے۔ انھوں نے بتایا کہ ہماری زمینوں کے نیچے لوہے کے ذخائر ہیں وہ انھیں کھود کر نکالنا چاہتے تھے۔ انھوں نے وعدہ کیا کہ اگر ہم اپنی زمین انھیں بیچ دیں تو وہ ہمیں کام اور پیسے دیں گے۔ کچھ گاؤں والے خوش ہو گئے۔ دوسروں نے کہا کہ یہ ہماری زندگیوں کو برباد کر دے گا اور ہمیں کچھ نہیں ملے گا۔ کچھ نے زمین دے دی۔ کچھ نے تو کاغذوں پر انگوٹھے کے نشان بھی لگا دیے۔ انہیں پتہ ہی نہیں تھا کہ انگوٹھے کا نشان لگا کر وہ اپنی زمین بیچ رہے ہیں۔ مٹھی بھر لوگوں کو انھوں نے چھوٹی موٹی نوکری پر رکھ لیا۔ لیکن زیادہ تر لوگوں نے اپنی زمین نہیں بیچی۔

not to be republished © NCERT

2019-20

تب انھوں نے ہمیں مارا پیٹا اور دھمکی دی۔ یہاں تک کہ ہر شخص کو اپنی پشتینی زمین بیچ کر وہ جگہ چھوڑ دینی پڑی۔ انھیں افسروں کا تعاون حاصل تھا۔ ہمارے طرزِ زندگی کا راتوں رات نام ونشان مٹ گیا۔
اوہ دادا جان! اور ہماری زمین...
ٹھیکیدار کی طرف سے تیس ایکڑ زمین کے عوض ہمیں ایک حقیر رقم ملی۔ میں نے اپنے بہت سے دوستوں کو اس کے بعد کبھی نہیں دیکھا۔
شہر میں روپیہ بہت جلد ختم ہو گیا۔ اب ہمارے پاس کوئی ذریعۂ معاش نہیں تھا۔ ہم سب ایک چھوٹے سے کرائے کے کمرے میں رہنے لگے۔ اپنی بے خوف زندگی اور کھلی فضا ہمیں بہت یاد آتے ہیں۔
چند سال کے بعد تمہارے والد کو دہلی میں ایک نوکری مل گئی اور ہم یہاں منتقل ہو گئے۔ یہ بڑا مشکل وقت تھا۔ اسی لیے تم دونوں کئی سال تک اسکول نہیں جا سکیں۔
مجھے اسکول جانے سے نفرت ہو گئی تھی۔ ہم پڑھنے میں اتنے کمزور تھے کہ دوسرے بچے ہمارا مذاق اڑاتے تھے۔ ہم گھروں میں سنتھالی بولتے تھے اور ہمیں ہندی نہیں آتی تھی۔
لیکن اب ہم نے دوست بنا لیے ہیں۔ میں اب تھوڑی بہت انگریزی بھی بول لیتی ہوں۔
کاش میں اپنے دوستوں کو اپنا گاؤں تباہ ہونے سے پہلے دکھا پاتی۔
تم اب بھی انھیں اپنے گاؤں کے بارے میں بتا سکتی ہو۔ اس سے وہ بہت کچھ سبق حاصل کر سکتے ہیں......اس میں بڑا سبق ہے......
ایک دن میں اپنی یعنی آدی واسیوں کی کہانی پر ایک فلم بناؤں گی۔

ابھی آپ نے پڑھا کہ دادا جان کو کس طرح مجبور ہو کر اڑیسہ میں اپنا گھر چھوڑ نا پڑا۔ دادا جان کا قصہ ہندوستان کے لاکھوں آدی واسیوں کا قصہ ہے۔ آپ اس باب میں اس قبیلے کی حاشیہ بندی کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

کسی گروہ کی حاشیہ بندی کے کم سے کم تین مختلف اسباب بیان کیجیے۔

اڑیسہ میں دادا جان کو اپنا گاؤں کیوں چھوڑ نا پڑا؟

آدی واسی کون ہیں؟

قبائلی لوگوں کو آدی واسی بھی کہا جاتا ہے۔

آدی واسی کے لفظی معنی 'اصلی باشندے' کے ہیں۔ یہ وہ قبائل ہیں جو پہلے بھی جنگلات میں رہتے تھے اور اب بھی جنگلات سے ان کا تعلق قائم ہے۔ ہندوستان کی آبادی کا تقریباً 8 فی صد حصّہ آدی واسیوں پر مشتمل ہے۔ ہندوستان کی اہم ترین کانوں اور صنعتوں کے مرکز آدی واسیوں کے علاقے میں واقع ہیں۔ جیسے جمشید پور، راؤرکیلا، بوکارو اور بھلائی وغیرہ۔ آدی واسیوں کی تمام آبادی ایک جیسی نہیں ہے۔ ہندوستان میں 500 سے زیادہ قسم کے آدی واسی گروہ ہیں۔ آدی واسیوں کی زیادہ تعداد چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، اڑیسہ، گجرات، مہاراشٹر، راجستھان، آندھرا پردیش، مغربی بنگال اور شمالی مشرقی ریاستوں یعنی اروناچل پردیش، آسام، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ اور تری پورہ میں آباد ہے۔ صرف اڑیسہ جیسی ریاست میں ہی 60 سے زیادہ الگ الگ قبائلی گروہ رہتے ہیں۔ آدی واسی سماج دوسروں سے سب سے زیادہ منفرد اس لیے ہے کہ ان میں افسر شاہی یا سلسلۂ مراتب (Hierarchy) برائے نام ہے۔ یہ خصوصیت انھیں ان فرقوں سے بنیادی طور سے الگ کرتی ہے جو جاتی ورنا (ذات پات) کے فلسفہ کی بنیاد پر منظّم ہوتے ہیں یا جو کسی بادشاہ کی رعایا رہے ہیں۔

آپ نے درج فہرست قبائل کی اصطلاح سنی ہوگی۔ درج فہرست قبائل کی اصطلاح کو ہندوستان کی حکومت مختلف تحریری دستاویزات میں آدی واسیوں کے لیے استعمال کرتی ہے۔ قبائل کی ایک سرکاری فہرست ہے۔ درج فہرست قبائل کو اکثر درج فہرست ذاتوں کے ساتھ رکھ کر بھی دیکھا جاتا ہے۔

آدی واسی کئی طرح کے قبائلی مذاہب کو مانتے ہیں۔ ان کے مذاہب اسلام، ہندومت اور عیسائیت وغیرہ سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ اپنے اجداد کی، گاؤں اور روحِ فطرت کی پوجا کرتے ہیں۔ فطرت یا قدرت سے وابستہ روحوں میں پہاڑوں، دریاؤں، جانوروں وغیرہ کی روحیں شامل ہیں۔ گاؤں کی روح کی پوجا، گاؤں ہی کی حدود میں کہیں مخصوص مقدس جھاڑیوں کے جھنڈ میں ہوتی ہے جب کہ پرکھوں یا اجداد کی پوجا بالعموم گھروں میں ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آدی واسی ہمیشہ اپنے اردگرد کے مذاہب جیسے ''شاکت''، بودھ، ویشنو، بھگتی اور عیسائیت سے متاثر ہوتے رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ آدی واسیوں کے مذاہب نے اردگرد کی حکومتوں کے غالب مذاہب کو بھی متاثر کیا ہے۔ اڑیسہ کا جگنّا تھ فرقہ

آپ کے شہر یا گاؤں میں کون سے گروہ حاشیے پر ہیں؟ بحث کیجیے۔

کیا آپ اپنی ریاست میں رہنے والے کچھ قبائلی گروہوں کا نام بتا سکتے ہیں؟

وہ کون سی زبان بولتے ہیں؟

کیا وہ جنگل کے قریب رہتے ہیں؟

کیا وہ کام کی تلاش میں دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کرتے ہیں؟

2019-20

© NCERT not to be republished

اور بنگال اور آسام میں شکتی اور تانترک کی روایات اس کی مثال ہیں۔ انیسویں صدی کے دوران آدی واسیوں کے ایک غالب گروہ نے عیسائی مذہب قبول کرلیا جو آدی واسیوں کی جدید تاریخ میں ایک اہم مذہب بن کر ابھرا۔

آدی واسیوں کی اپنی علاحدہ زبانیں ہیں (ان میں زیادہ تر سنسکرت سے الگ ہیں اور غالباً اتنی ہی قدیم ہیں)۔ ان زبانوں نے بنگالی زبان جیسی مرکزی دھارے (Mainstream) کی ہندوستانی زبانوں کو گہرے طور پر متاثر کیا ہے۔ سنتھالی زبان بولنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ اس زبان میں بہت سارے رسائل شائع ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر بھی ان کے رسائل موجود ہیں۔

اوپر دی گئی تصویروں میں اپنے روایتی لباس میں ملبوس قبائلی گروہوں کو اکثر اسی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ یہ کوئی انوکھے اور پس ماندہ لوگ ہیں۔

آدی واسی اور ان کی بندھی ٹکی شبیہ

ہندوستان میں اکثر آدی واسی قبائل کو مخصوص انداز میں سجاوٹ کی شے کی طرح پیش کیا جاتا رہا ہے۔ اسکول کے پروگراموں، دفتری مواقع، کتابوں اور فلموں میں آدی واسیوں کو بلا استثنا ایک مخصوص شکل میں ہی پیش کیا جاتا ہے۔ انھیں رنگین لباس، سر پر طرہ اور رقص کرتی ہوئی شبیہ میں دکھلایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم ان کی زندگی کے حقائق کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں۔ اسی لیے اکثر یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ یہ کوئی انوکھی، ابتدائی دور کی پسماندہ مخلوق ہے۔ آدی واسیوں کو یہ الزام بھی دیا جاتا ہے کہ ان کے اندر ترقی کے رجحان کی کمی ہے۔ بہت سارے لوگ پہلے ہی یہ یقین کر لیتے ہیں کہ وہ نئے خیالات یا تبدیلی کے خلاف ہیں۔ آپ چھٹی جماعت کی کتاب میں یہ پڑھ چکے ہیں کہ مخصوص فرقوں کے لیے سانچے تراش لینے کا نتیجہ ان کے خلاف امتیاز برتنے کا سبب بن جاتا ہے۔

آدی واسی اور ترقی

جیسا کہ آپ تاریخ کی درسی کتاب میں پڑھ چکے ہیں ہندوستان کی تمام ریاستوں اور تہذیبی زندگیوں کی نشو ونما میں جنگلات کا اہم کردار رہا ہے۔ لوہا، پیتل، سونا، چاندی، کوئلہ اور ہیرے کی کانیں، بیش قیمت شہتیر، بہت سی جڑی بوٹیاں، جانوروں سے پیدا اشیا (موم، لاکھ اور شہد) اور خود جانور (ہاتھی جو شاہی فوج کے لیے ناگزیر تھا)، یہ ساری چیزیں جنگلات ہی سے حاصل ہوتی تھیں۔ اس کے علاوہ زندگی کا تسلسل جنگلات ہی کا مرہون منت تھا۔ یہ دریاؤں کی روانی برقرار رکھتے تھے اور جیسا کہ اب زیادہ بہتر طور سے واضح

ہو رہا ہے کہ ہوا اور پانی کا حصول اور ان کا معیار جنگلات ہی پر منحصر ہے۔ انیسویں صدی کے آخر تک ہمارے ملک کا بہت بڑا حصہ جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا اور کم از کم انیسویں صدی کے نصف اول تک آدی واسیوں کو اس وسیع خطۂ زمین کی گہری معلومات تھی اور جنگلوں پر ان کا اختیار تھا۔ اسی لیے ریاستوں اور حکومتوں کی ان پر حکمرانی نہیں تھی بلکہ اس کے برخلاف حکومتیں جنگلاتی وسائل تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ان کے تعاون کی محتاج تھیں۔

آدی واسیوں کی یہ شبیہ ان کے بارے میں رائج نظریہ سے بالکل الگ ہے۔ آج انھیں کمزور اور حاشیہ بند گروہ کی شکل میں دیکھا جاتا ہے۔ نوآبادیاتی حکومت قائم ہونے سے ان کا شمار روایتی طور پر یہ شکاریوں، جنگل سے غذا جمع کرنے والوں اور خانہ بدوشوں کے زمرے میں آتے تھے جو اپنی کھیتی یا تو کسی مستقل مقام پر کرتے تھے یا جگہ بدل بدل کر۔ اگرچہ یہ اب بھی باقی ہیں لیکن پچھلے 200ں میں معاشی تبدیلیوں، جنگلات کی پالیسی اور ریاست نیز نجی صنعتی پالیسی کے دباؤ نے آدی واسیوں کو مجبور کر دیا کہ وہ ہجرت کر جائیں اور کھیتوں، باغوں، تعمیراتی کاموں، صنعتوں اور گھریلو ملازمین کی حیثیت سے زندگی بسر کریں۔ تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ اب نہ جنگلات پر ان کا اختیار ہے اور نہ ہی جنگلاتی زمین تک ان کی براہِ راست رسائی ہے۔

1830 کی دہائی سے ہی جھارکھنڈ اور آس پاس کے علاقوں سے آدی واسی بڑی تعداد میں ہندوستان اور دنیا کے دیگر علاقوں جیسے ماریشس، کیریبین نیز آسٹریلیا میں شجرکاری کے کام کے لیے جاتے رہے ہیں۔ آسام میں چائے کی صنعت انھیں کی محنت کی وجہ سے ممکن ہوسکی ہے۔ آج بھی صرف آسام میں 70 لاکھ آدی واسی موجود ہیں۔ اس ہجرت کی داستان زبردست مشکلات اور ظلم سہنے، دل شکستہ ہونے اور موت کے حادثات سے بھری ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر انیسویں صدی میں پانچ لاکھ آدی واسی نقل مکانی میں ہلاک ہو گئے تھے۔ درج ذیل گیت مہاجرین کی امیدوں کا اظہار ہے اور آسام میں پیش آنے والے حقائق کی تصویر ہے۔

آؤ مِنی، آسام چلیں
اپنے ملک میں تو کتنی ھیں دشواریاں
اور آسام کی سرزمین، اے منی!
هریالی سے بھرے چائے کے باغان ھیں.........
سردار کهتاهے کام کرو۔ کام
بابو کهتاهے انهیں پکڑو اور ادھرلاؤ
صاحب بولتاهے میں تمهاری کهال ادھیڑ دوں گا
واہ جادورام! تم نے همیں آسام بھیج کر کیسا دھوکا دیا

ماخذ: باسو ایس، جھارکھنڈ موومنٹ: ایتھنیسٹی اور کلچر آف سائلنس

آج ہندوستان کے لیے کون سی دھاتیں اہم ہیں؟ کیوں؟

یہ دھاتیں کہاں سے حاصل ہوتی ہیں؟ کیا وہاں آدی واسیوں کی آبادی ہے؟

اپنے گھر میں استعمال ہونے والی ایسی پانچ چیزوں کے نام بتائیے جو جنگل سے حاصل کی جاتی ہیں۔

جنگلاتی زمین پر مندرجہ ذیل مطالبات کن لوگوں کے ذریعے کیے جا رہے تھے؟

- مکانات بنانے اور ریلوے کے لیے عمارتی لکڑی
- کانوں کے لیے جنگل کی زمین
- غیر قبائلی لوگوں کے ذریعہ کھیتی کے لیے جنگلاتی زمین کا استعمال
- جنگلاتی زندگیوں کے تحفظ کے لیے حکومت کا پارکوں کے لیے زمین محفوظ کرنا

ان مطالبات سے قبائلیوں کی زندگی پر کس طرح اثر پڑتا ہے؟

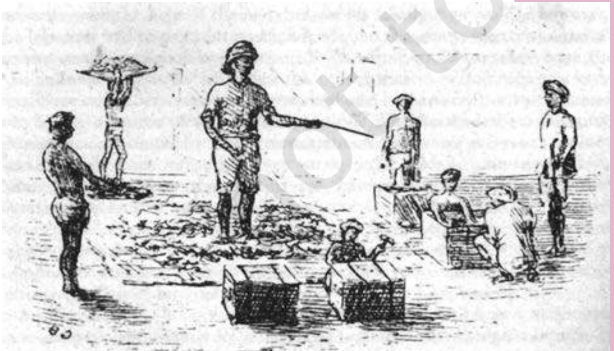

اس نظم میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

2019-20

یہ تصویر اڑیسہ کے ضلع کالا ہانڈی میں واقع نیام گری پہاڑی کی ہے۔ اس علاقہ میں آدی واسیوں کے ایک گروہ ڈونگریا کونڈ کی آبادی ہے۔ نیام گری اس فرقے کے لیے مقدس پہاڑ ہے۔ ایلومینیم کی ایک بڑی کمپنی یہاں پر کان کنی اور ایک ریفائنری لگانا چاہتی ہے جس کی وجہ سے آدی واسی یہاں سے بے دخل کردیے جائیں گے۔ ان لوگوں نے اس پلان کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے اور تحفظ ماحولیات کے لیے کام کرنے والوں نے ان کی حمایت کی ہے۔ کمپنی کے خلاف ایک مقدمہ بھی سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

جنگلات کی زمین عمارتی لکڑی کے حصول، زراعت اور صنعت کے لیے خالی کرائی جا چکی ہے۔ آدی واسیوں کے علاقوں میں معدنیات اور قدرتی وسائل کی افراط رہی ہے۔ اس لیے ان زمینوں کو کانوں اور دوسری بڑے صنعتی پروجیکٹوں کے لیے کئی مرتبہ چھینا گیا ہے۔ با اختیار طاقتوں نے بھی اکثر ان کی مدد کی ہے۔ اکثر اوقات تو زمین زبردستی خالی کرائی گئی اور اس کے لیے قانون شکنی تک کی گئی۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق کانوں اور کان سے متعلق پروجیکٹوں کی وجہ سے زیادہ **بے دخل** (displaced) ہونے والے پچاس فی صد افراد قبائلی تھے۔ آدی واسیوں کے درمیان کام کرنے والی تنظیموں کے حالیہ سروے کی ایک رپورٹ کے مطابق آندھرا پردیش، چھتیس گڑھ، اڑیسہ اور جھارکھنڈ میں بے گھر ہونے والوں میں 79 فی صد قبائلی ہیں۔ ان کی زمینوں کا ایک بڑا حصہ آزاد ہندوستان میں تعمیر کردہ سینکڑوں باندھوں کی وجہ سے غرقاب ہوگیا۔ شمال مشرق میں ان کی زمینیں جنگ کے سبب تباہ ہیں اور ان پر **فوج کا قبضہ** ہے۔ ہندوستان میں 54 نیشنل پارک اور 372 جنگلاتی زندگی کی تحفظ گاہیں (Sanctuaries) ہیں۔ ان کا کل علاقہ 1,09,652 مربع کلومیٹر ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں پہلے قبائلی رہتے تھے لیکن اب انھیں وہاں سے اجاڑ دیا گیا ہے۔ اگر وہ ان جنگلوں میں رہنے کی کوشش کرتے ہیں تو انھیں دراندازیا غاصب (Encrochers) کہا جاتا ہے۔

اپنی زمینوں اور جنگلاتی وسائل سے محروم ہوجانے کا مطلب یہ ہے کہ قبائلیوں کو اُن کی

آدی واسی 10000 کے لگ بھگ جڑی بوٹیاں اور نباتاتی اشیا کو استعمال میں لاتے ہیں۔ تقریباً 8000 جڑی بوٹیاں ادویاتی مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہیں؛ 325 کا استعمال کیڑے مار مقاصد کے لیے ہوتا ہے؛ 425 سے گوند یا چپکانے والی اشیاء نکالی جاتی ہیں یا رنگنے کا کام لیا جاتا ہے؛ 550 سے ریشے تیار ہوتے ہیں اور 3500 خوردنی اشیا کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ آدی واسیوں کی جنگلاتی زمین پر سے قبضہ ختم ہونے کی وجہ سے علم کے ذخیرہ کا یہ پورا نظام ختم ہوتا جا رہا ہے۔

2019-20
© NCERT not to be republished

خوراک اور اصل ذریعۂ معاش سے محروم کردیا گیا ہے۔ اس طرح اپنی زمینوں تک رسائی سے بتدریج محروم کیے جانے کی وجہ سے بہت سے آدی واسی کام کی تلاش میں شہروں کو ہجرت کر گئے جہاں وہ بہت قلیل مزدوری پر مقامی صنعتوں، عمارتوں یا تعمیراتی جگہوں پر کام کرنے لگے ہیں۔ اس طرح غربت اور محرومی ان کا مقدر بن گئی ہے۔ قبائلی گروہ کے 45 فی صد افراد دیہاتوں میں اور 35 فی صد افراد شہروں میں خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرتے ہیں۔ آج قبائلیوں کے بہت سے بچے ناقص تغذیہ کا شکار (Malnourished) ہیں۔ اور تعلیم کی شرح بھی ان قبائلیوں میں بہت ہی کم ہے۔

جب آدی واسیوں کو ان کی زمینوں سے محروم کیا جاتا ہے تو ان کے ذریعۂ آمدنی کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہے جو ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی روایات اور رسومات کھو دیتے ہیں۔ وہ طریقۂ زندگی جو ان کا اپنا تھا، ضائع ہو جاتا ہے۔ اڑیسہ میں تیل صاف کرنے والے کارخانے کی وجہ سے بے گھر ہو جانے والے گووند مارن کا کہنا ہے کہ ''انھوں نے ہماری زراعتی زمین چھین لی۔ کچھ مکانات چھوڑ دیے ہیں۔ انھوں نے شمشان بھومی، مندر، کنویں اور تالاب سب پر اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ اب ہم کیسے زندہ رہیں گے؟''

آپ اس بات کو اہم کیوں سمجھتے ہیں کہ آدی واسیوں کو بھی جنگلات اور جنگل کی زمینوں کے استعمال کے متعلق فیصلوں میں اظہار رائے ظاہر کرنے کا حق ہونا چاہیے؟

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ قبائلیوں کی سماجی اور معاشی زندگی کی جہتیں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ ان میں سے ایک کے ختم ہونے سے لازماً دوسرے پر بھی اثر پڑتا ہے۔ یہ محروم کرنے اور بے گھر کرنے کا سلسلہ کبھی کبھی تکلیف دہ اور پُر تشدد ہو جایا کرتا ہے۔

اقلیتیں اور حاشیہ بندی

یونٹ 1 میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ہندوستان کے آئین میں بنیادی حقوق کے تحت مذہبی اور لسانی اقلیتوں کی حفاظت کی ضمانت دی گئی ہے۔ آپ کے خیال میں ان اقلیتی گروہوں کی حفاظت کیوں ضروری سمجھی گئی ہے؟ اقلیت کی اصطلاح عام طور سے ان فرقوں کے لیے استعمال ہوتی ہے جو تعداد کے لحاظ سے بقیہ آبادی کے مقابلہ میں کم ہوتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک نظریہ ہے جو تعداد کی حدود سے زیادہ وسعت رکھتا ہے۔ طاقت اور وسائل تک رسائی جیسے مسئلوں کے علاوہ سماجی اور ثقافتی مسائل بھی اس کے دائرے میں آتے ہیں۔ آپ یونٹ 1 میں پڑھ چکے ہیں کہ ہندوستان کے آئین نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اکثریت کی ثقافت ان ذرائع پر زیادہ اثر رکھتی ہے جو معاشرے اور حکومت کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ ایسی حالت میں اقلیت میں ہونا نقصان دہ ہو سکتا ہے اور اس سے اقلیت کے لوگ حاشیے پر

2019-20

اقلیتی گروہوں کے لیے تحفظاتی اقدامات کی ضرورت کیوں ہے؟

چلے جائیں گے۔اس لیے اقلیتی فرقہ کے مفاد کے لیے ضروری ہے کہ اکثریت کے تہذیبی غلبہ سے انھیں محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جائے۔اس سے اقلیت اس ناروا امتیازی رویہ سے بچ جاتی ہے جس کا ممکن ہے ان کو سامنا کرنا پڑے۔ بعض مخصوص حالات میں اکثریت کے مقابلے میں اقلیتی طبقات جان، مال اور تحفظ کے معاملے میں خود کو غیر محفوظ سمجھ سکتے ہیں۔ اگر اقلیت اور اکثریت کے تعلقات میں کشیدگی ہوتی ہے تو عدم تحفظ کا احساس اور گہرا ہو جاتا ہے۔ آئین میں ان تحفظات کا انتظام اس لیے کیا گیا ہے کہ آئین کا مقصد ہی ہندوستان کی مشترکہ ثقافت کا تحفظ اور مساوات اور عدل کی توسیع کرنا ہے۔ آپ باب 5 میں پڑھ چکے ہیں کہ قانون اور بنیادی حقوق کی برتری برقرار رکھنے میں عدلیہ نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ ہندوستان کا کوئی شہری اگر یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے بنیادی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے تو وہ عدالت میں جا سکتا ہے۔ آیئے اب ہم حاشیہ بندی کو مسلم فرقہ کے تعلق سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

مسلمان اور حاشیہ بندی

2001 کی مردم شماری کے مطابق مسلمان ہندوستان کی آبادی کا 13.4 فی صد حصہ ہیں اور آج انھیں ملک میں حاشیہ بند فرقہ سمجھا جاتا ہے کیوں کہ یہ دوسرے فرقوں کے مقابلے میں کئی سال سے سماجی اور معاشی ترقیات کے فوائد سے محروم رہے ہیں۔ درج ذیل تین جدولوں کے اعداد و شمار، جو مختلف ذرائع سے حاصل کیے گئے ہیں، یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بنیادی ضروریات جیسے تعلیم اور سرکاری ملازمتوں میں ان کا کیا حصّہ ہے۔ ان جدولوں کو

ا ۔ بنیادی سہولتیں، 1994

کچے مکانات	63.6 فی صد مسلمان کچے مکانوں میں رہتے ہیں
	52.2 فی صد ہندو کچے مکانات میں رہتے ہیں
بجلی	30 فی صد مسلمانوں کو بجلی کی سہولت حاصل ہے
	43.2 فی صد ہندوؤں کو بجلی کی سہولت حاصل ہے
نلوں کا پانی	19.4 فی صد مسلمانوں کو نلوں کا پانی دستیاب ہے
	25.3 فی صد ہندوؤں کو نلوں کا پانی دستیاب ہے

ماخذ: ابوصالح شریف (1999)، انڈیا ہیومن ڈیولپمنٹ رپورٹ: اے پروفائل آف انڈین اسٹیٹس ان دی 1990، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس فار نیشنل کونسل آف اپلائیڈ اکنامک ریسرچ، نئی دہلی، صفحہ 236،238،240

کیا مسلمانوں کو بنیادی سہولتیں مساوی طور پر حاصل ہیں؟

© NCERT not to be republished

II- مذہبی بنیاد پر تعلیمی تناسب،2001						
کل	ہندو	مسلم	عیسائی	سکھ	بودھ	جین
65%	65%	59%	80%	70%	73%	94%

ماخذ: 2001 کی مردم شماری

کس مذہبی گروپ میں تعلیم کا تناسب سب سے کم ہے؟

III - سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب (فی صد میں)						
آبادی	آئی اے ایس (IAS)	آئی پی ایس (IPS)	آئی ایف ایس (IFS)	سرکاری عوامی سیکٹر کی اکائیاں (PSU)	ریاستی پی ایس یو	بینک اور ریزرو بینک آف انڈیا
13.5	3	4	1.8	3.3	10.8	2.2

ماخذ: سوشل، اکنامک اینڈ ایجوکیشنل اسٹیٹس آف دی مسلم کمیونٹی آف انڈیا، وزیراعظم کی اعلیٰ سطح کی کمیٹی کی رپورٹ 2006

یہ اعداد و شمار کیا بتا رہے ہیں؟

پڑھیے اور بتائیے کہ مسلم فرقے کی سماجی و معاشی حالت کے بارے میں ہمیں کون سی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے مسلمان مختلف ترقیاتی پیمانوں پر بہت پیچھے رہ گئے ہیں حکومت نے 2005 میں اعلیٰ سطح کی ایک کمیٹی قائم کی۔ جسٹس راجندر سچر کی سربراہی میں قائم اس کمیٹی نے ہندوستان میں مسلمانوں کی سماجی، معاشی اور تعلیمی حالت کا مطالعہ کیا۔ رپورٹ میں مسلمانوں کی حاشیہ بندی پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اس کے مطابق سماجی، معاشی اور تعلیمی حالت میں مسلم فرقے کی حالت دوسرے حاشیہ بند فرقوں، جیسے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے ملتی جلتی ہے۔ مثال کے طور پر رپورٹ کے مطابق 7 سے 16 سال تک کی عمر کے مسلمان بچوں کے اسکول جانے کا سالانہ تناسب دوسرے سماجی، مذہبی گروہوں کے مقابلے میں بہت کم ہے (صفحہ 56)۔

مسلمانوں کی معاشی اور سماجی حاشیہ بندی کے دوسرے پہلو بھی ہیں۔ دوسری اقلیتوں کی طرح بعض اوقات مسلمانوں کے رسم و رواج عام دھارے سے الگ اور منفرد ہوتے ہیں۔ سب نہیں لیکن کچھ مسلمان عورتیں برقعہ اوڑھتی ہیں، مرد داڑھی رکھتے ہیں اور ٹوپی

سچر کمیٹی رپورٹ میں دیے گئے تعلیمی اعداد و شمار پڑھیے:

6 سے 14 سال تک کے گروپ میں 25 فی صد مسلمان بچے یا تو اسکول گئے ہی نہیں یا پھر وہ اسکول چھوڑ چکے ہیں۔ یہ فی صد تناسب کسی دوسرے سماجی و مذہبی فرقے کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے (صفحہ 58)۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لیے خصوصی اقدامات کی ضرورت ہے؟

© NCERT not to be republished

پہنتے ہیں۔ یہی چیزیں مسلمانوں کی شناخت ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے کچھ لوگ انھیں الگ نظر سے دیکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ 'ہم بقیہ لوگوں' (rest of us) جیسے نہیں ہیں۔ اکثر یہی سوچ ان سے بدسلوکی کا ایک بہانہ ہوتا ہے اور اسی سبب ان کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جاتا ہے۔ کیا آپ کو چھٹی جماعت کی کتاب میں انصاری خاندان کو کرایہ پر مکان حاصل کرنے کی دشواری کا واقعہ یاد ہے؟ اس سماجی حاشیہ بندی کی وجہ سے بعض اوقات مسلمانوں نے ان جگہوں سے نقلِ مکانی کی ہے جہاں وہ رہا کرتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ ایک ہی جگہ پر گھیٹو بند (Ghettoisation) ہوجانے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ یہ تعصب کبھی کبھی نفرت اور تشدد کا سبب بن جاتا ہے۔

مسلمان خواتین ہندوستان میں خواتین تحریک کا ایک حصّہ ہیں۔

میں ایک مسلم اکثریتی علاقہ میں رہتی ہوں۔ کچھ عرصہ پہلے رمضان کے مہینے میں ایک ہنگامے نے فرقہ وارانہ رُخ اختیار کرلیا۔ میں اور میرا بھائی پڑوس میں ایک افطار پارٹی میں گئے ہوئے تھے اور روایتی لباس میں تھے، بھائی نے شیروانی اور میں نے شلوار قمیص پہنی تھی۔ وہاں سے واپسی کے دوران مجھ سے اور میرے بھائی سے کہا گیا کہ کپڑے تبدیل کرلیں اور جینس اور ٹی شرٹ پہن لیں۔

آج جب حالات پرسکون ہیں تب مجھے تعجب ہوتا ہے کہ ہمیں کپڑے تبدیل کرنے کے لیے کیوں کہا گیا تھا اور مجھے یہ بات کیوں عجیب نہیں لگی تھی۔ کیا ہمارے لباس ہماری شناخت ظاہر کررہے تھے اور کیا یہی شناخت ہر قسم کے خوف اور امتیازی سلوک کا سبب ہے؟

عینی اے۔ فاروقی

مندرجہ بالا مضمون آپ کی ہم عمر ایک بچی نے ہی لکھا ہے۔ آپ کے خیال میں وہ کیا کہنا چاہتی ہے؟

ہم نے اس باب کے درج بالا حصہ میں دیکھا کہ کس طرح مسلم فرقہ اور معاشی وسماجی حاشیہ بندی کے درمیان ایک رشتہ قائم ہے۔ اس باب کے شروع میں آپ نے آدی واسیوں کی حالت کے بارے میں بھی پڑھا۔ آپ ساتویں جماعت کی کتاب میں ہندوستان میں عورتوں کی غیر مساویانہ حالت کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ ان تمام گروہوں کے تجربات اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ حاشیہ بندی ایک پیچیدہ عمل کا مظہر ہے جس کو دور کرنے کے لیے طرح طرح کی تدبیریں، حکمت عملی اور حفاظتی اقدامات کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو آئین میں متعین کیے گئے حقوق، قوانین اور ان حقوق کو حاصل کرنے کے لیے وضع کردہ پالیسیوں کے تحفظ میں اپنا کردار اور فرض ادا کرنا ہے۔ اس کے بغیر ہم اس رنگارنگی کو جو ہمارے ملک کو دوسروں سے ممتاز بناتی ہے، نہ محفوظ رکھ سکیں گے اور نہ ہی ریاست کے تمام لوگوں کے درمیان مساوات کو قائم کرنے کے عہد کو محسوس کرسکیں گے۔

© NCERT not to be republished

نتائج

اس باب میں ہم نے یہ سمجھنے کی کوشش کی ہے کہ حاشیہ بند برادری سے کیا مراد ہے؟ ہم نے اسے مختلف حاشیہ بند فرقوں کے تجربات کی روشنی میں سمجھا ہے۔ ہر فرقہ (برادری) کی حاشیہ بندی کے الگ الگ اسباب ہیں اور حاشیہ بندی کا ہر تجربہ الگ نوعیت کا ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ حاشیہ بندی کا حاصل نقصانات، تعصب اور اقتدار سے محرومی کے سوا کچھ نہیں۔ ہندوستان میں کئی اور حاشیہ بند فرقے ہیں جیسے دلت، جن کے بارے میں آپ اگلے باب میں پڑھیں گے۔ حاشیہ بندی کے نتیجے کم تر سماجی درجہ میں شمار ہوتا ہے اور تعلیم اور دیگر وسائل تک رسائی بھی نہیں ہو پاتی ہے۔

لیکن ان سب کے باوجود حاشیہ بند لوگوں کی زندگیاں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ کوئی شخص ہمیشہ ایک ہی شکل میں حاشیہ پر نہیں رہتا ہے۔ اگر ہم حاشیہ بندی کی پچھلی دو مثالوں کو سامنے رکھیں تو دیکھیں گے کہ ان میں سے ہر ایک گروپ کشمکش اور جدوجہد کی ایک طویل تاریخ رکھتا ہے۔ حاشیہ بند فرقے اپنا تہذیبی تشخص برقرار رکھتے ہوئے حقوق، ترقی نیز دوسرے مواقع کے حصول کو یقینی بنانا چاہتے ہیں۔ اگلے باب میں ہم مختلف گروہ کے بارے میں پڑھیں گے کہ انھوں نے حاشیہ بندی کا سامنا کس طرح کیا۔

سچر کمیٹی کی رپورٹ نے مسلمانوں کے بارے میں مشہور مفروضوں کو رد کر دیا ہے۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمان اپنے بچوں کو صرف مدرسوں میں بھیجتے ہیں لیکن اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ صرف 4 فی صد مسلم بچے مدرسوں میں جاتے ہیں جب کہ 66 فی صد بچے مسلمان بچے سرکاری اسکولوں میں اور 30 فی صد پرائیویٹ اسکولوں میں جاتے ہیں (صفحہ 75)۔

© NCERT not to be republished

2019-20

مشقیں

1۔ اصطلاح ’حاشیہ بندی‘ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اپنے الفاظ میں دو یا دو سے زیادہ جملوں میں لکھیے۔

2۔ آدی واسی کیوں لگاتار حاشیہ بند ہوتے جا رہے ہیں؟ دو اسباب بتائیے۔

3۔ آپ اقلیتی فرقوں کی حفاظت کے لیے آئینی تحفظات کو کیوں اہم مانتے ہیں؟ ایک سبب بیان کیجیے؟

4۔ اقلیتیں اور حاشیہ بندی کا حصہ دوبارہ پڑھیے۔ اقلیت کی اصطلاح سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

5۔ آپ ایک مباحثہ میں حصہ لے رہے ہیں جہاں آپ کو اس بیان کی تائید کرنی ہے کہ مسلمان ایک حاشیہ بند فرقہ ہے۔ اس باب میں مذکور اعداد و شمار کی بنیاد پر دلائل پیش کیجیے۔

6۔ تصور کیجیے کہ آپ اپنی ایک دوست کے ساتھ ٹیلی ویژن پر یوم جمہوریہ کی پریڈ دیکھ رہے ہیں۔ وہ کہتی ہے ”ان قبائلیوں کو دیکھو۔ یہ کتنے رنگ برنگے لگ رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ہمیشہ ناچتے ہی رہتے ہیں۔ آپ اسے ہندوستان میں آدی واسیوں کی زندگی کے بارے میں کیا بتائیں گے؟ تین باتیں لکھیے۔

7۔ کہانی بورڈ پر آپ نے پڑھا کہ ہیلن کس طرح آدی واسی کہانی پر ایک فلم بنانے کی خواہش رکھتی ہے۔ کیا آپ آدی واسیوں پر ایک مختصر کہانی لکھ کر اس کی مدد کر سکتے ہیں؟

8۔ کیا آپ اس بیان سے متفق ہیں کہ معاشی حاشیہ بندی اور سماجی حاشیہ بندی ایک دوسرے سے مربوط ہیں؟ کیوں؟

© NCERT not to be republished

فرہنگ

سلسلۂ مراتب(Hierarchy): اس نظام میں نیچے کی سطح پر وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس سب سے کم طاقت ہوتی ہے۔ذات پات کا نظام ایسا ہی نظام ہے اوراس کے زیریں درجہ میں دلتوں کا شمار کیا جاتا ہے۔اسے طبقاتی نظام بھی کہا جاتا ہے۔

گھیٹو بندی(Ghettoisation): ایسے علاقے یا آبادی کو کہتے ہیں جہاں ایک ہی فرقہ کے لوگ آباد ہوں۔ گھیٹو بندی اس عمل کو کہا جاتا ہے جس سے یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ یہ بہت سے سماجی، ثقافتی اور معاشی اسباب سے ہوتا ہے۔خوف اور عناد بھی کسی فرقے کو مجبور کرتے ہیں کہ گروہ بندی اختیار کی جائے کیوں کہ اس طرح اپنوں کے درمیان رہ کر خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔اکثر گھیٹو میں رہنے والوں کے لیے باہر نکلنے کے راستے بہت کم ہوتے ہیں،اس لیے یہ بقیہ معاشرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔

مرکزی دھارا(Mainstream): لغوی طور سے اس کے معنی کسی دریا یا چشمہ کے اصل بہاؤ یا دھارے کے ہیں۔اس باب میں اس کا استعمال ایک تہذیبی سیاق میں ہوا ہے جس میں غالب فرقے کی رسم ورواج کی پیروی کی جاتی ہے۔اس سلسلے میں ''مرکزی دھارا'' کی اصطلاح ان افراد یا فرقوں کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے جو کسی سوسائٹی کا مغز سمجھے جاتے ہوں یعنی طاقتور یا صاحب اقتدار گروہ۔

بے گھر / بے دخل(Displaced): اس باب کے سیاق میں اس لفظ کا اشارہ ان لوگوں کی طرف ہے جنھیں ان کے گھروں سے اس مقصد سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہو کہ بڑے ترقیاتی پروجیکٹ بشمول باندھ اور کان کنی وغیرہ پر کام ہو سکے۔

فوجی علاقہ(Militarised): ایسا علاقہ جہاں مسلح فوج کی موجودگی مناسب سمجھی گئی ہو۔

ناقص تغذیہ کا شکار (Malnourished): ایسا شخص جسے مناسب تغذیہ یا خوراک نہ ملتی ہو۔

© NCERT not to be republished